خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 73

Track 1

Time 48:22

۱۔روح کے اندر علم پو شیدہ کیو ں ہیں

اب ہر آدمی اس بات سے واقف ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تا ہے زندگی گزارنے کی بہت ساری صلا حتیں ہیں مثلا بچے کے انبدر وہ صلا حیت بھی ہو تی ہے کہ وہ ماں باپ جو بات کر تے ہیں اس کے اندرالفا ظ کا ذخیرہ کر کیب یاد ہو جا تے ہیں یعنی جو اس کا حافظہ ہے وہ اس کو یا ر کھتا ہے اور جیسے جیسے صلا حیت بڑھ جا تی ہے وہ با تیں کر نے لگتا ہے اب ہم جس دور سے گز ریں ہیں اور ہمارے بچے ہمارے سامنے مثال ہیکہ کو ئی بچہ پدیا ہو وتے ہی بات کر نا شروع نہیںکر دیتا ام کہے گا اب کہے گا اور چھوٹی چھوٹی با تیں جب ہم اس کے زبان سے سنتے ہیں تو خوش ہو تے ہیں آج ہمارے بچے نے ابا کہا آج ہمارے بچے نے اماں کہا آج ہمارے بچے نے پھو پو کہا ترو مقصد یہ ہے کہ اگر اس کے اندر صلا حیت نہ ہو تو وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتا ابا بھی نہین کہہ سکتا اماں بھی نہیں کہہ سکتا اسی مثال ہمارے سامنے ہے کہ ریلا ٹڈ بچے ہو تے ہیں ان کا ذہن بہت جھو ٹا ہو ہو تا ہے ان بچوں کے مقابلے میںجن کا ذہن چھو ٹا نہیں ہو تا بہت دیر کے بعد با ت کر نا سیکھتے ہیں بہت دیر بعد چلنا پھر نا سیکھتے ہیں تو یہ بات تو ہماری سمجھ میں آ گئی کہ صلا حیت جو ہے وہ اندر ہی موجود ہے اور اس صلا حیت کو جب تحریک دی جا تی ہے اس صلاحیت کو جب بیدا ر کیا جا تا ہے اس صلا حیت سے جب وہ فا ئدہ اٹھا یا جا تا ہے اس وقت وہ صلا حیت بیدار طا ری ک تی ہے مثلاً دنیا میں کو ئی آدمی ایسا نہیں ہے جو بڑا ئی کا کام سیکھنا چا ہے تو نہ سیکھ سکے ،دنیا میں کو ئی آدمی ایسا نہیںجو با شعور ہے تو نہیںہے اگر وہ درزی کا کام سیکھ لیتا ہے تو نہ سیکھ سیکھے ہے دنیا میں کو ئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جو الگ بیٹھ کر

ABCD

یاد کر کے علم حاصل کر نا چا ہے تو وہ علم حاصل نہ کر سکے جب تک اس کے اندر چھپی ہو ئی اس صلا حیت کو کام میں نہ لا ئے اس صلا حیت سے فا ئدہ نہ اٹھا ئے اس صلا حیت کو حر کت نہ دے تو وہ اس صلا حیت کے یہ جو فا ئدے ہیں اس سے محروم رہے اب یوں دیکھیں آپ ایک بیج ہے درخت کا ایک بیج یا پھو ل کا ایک درخت ہے اتنا سا با ریک سا چا ول سے بھی چھو ٹااب اس بیج کو آپ پڑا رہنے دیں ایک شیشے کی بوتل میں یا پو ڑیا میں اس کو باند ھ کے رکھ لیں تو اس

کی جو صلا حیت ہے اس میں حر کت پیدا نہیں ہیو گی اور اگر آپ اس بیج کو
زمین میں ڈال دیں اور اسکی نشو ونما کے جو تقاضے ہیں یعنی بیج کی کرا مت
کر نے کے جو تقاضے ہیں اگر آپ ان تقاضواٹھا ئیں گے تو اس بیج میں سے پھو لیں
پھو ڑ جا ئیں گی اور اس بیج میںسے ایک بہت خوبصورت پھول نکلے گا حالانکہ وہ
بیج جو ہے اب گیندے کا بیج ہے اب وہ چا ول سے بھی چھو ٹا ہو تا ہے چا ول سے
بھی با ریک ہ٠ہو تا ہے اب اس کے اندر جب نشو ونما دی جا تی ہے یعنی بیج کی
صلا حیت کو اکٹیویٹی دیا جا تا ہےہتو وہ ایکج پو دا بن جا تا ہے اور اس میں کئی
کئی پھول نکلتے ہیں اور ایک بیج کے ہزاروں ہزاروں بیج بن جا تے ہیں اب یہ
سوال جو بھا ئی نے کیا ہے اب روح کے اندر جو علومہیں وپہ ہماکرے سامنے آتے
ہی کیوں نہیں ہے وہ اس لئے سامنے نہیں آتے روح کے اندر جو علوم ہیں ہم
انہیں تلاش نہیں کر رہے روح کے اندر جو تحر یکا ت ہیں ہم انہیں توجہ نہیں
دیتے اس کی مثال یوں ہے ؤپ کے یہا ں اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا بڑا ذہین ہے بڑا
خوبصورت ہے صحت مند ہے آپ اسے اسکول میں داخل نہ کر یںتو اس کی
جوہوشیاری ہے اس کی جو دیا نت ہے اس کی جو دماغی صحت ہے وہ اپنی
جگہ لیکن وہ کو ئی علم نہیںسیکھ سیکھتا کیوں نہیں سیکھ سیکھتا اس لئے کہ
اس بچے کے ذہن میں علوم سیکھنے کی جو صلا حیت ہے ماں باپ نے اس صلا
حیت کو بیدار اور متحرکہ کر نے کے لئے اس بچے کو متو جہ نہیں کیا ہدیکھئے نے
آپ اسکول میں بچے کو داخل کر تے ہیں وہاں ٹیچر پڑھا تی ہے ABCD

پھر ماں لیکر بیٹھ جا تی ہے با پ لے کے بیٹھ جا تا ہے بھا ئی لیکر بیٹھ جا تا ہے ہو
م ورک کرو پھر بچے وہ پینسل لیکر کا پی پر ایک لکیر کھینچ دیتا ہے تو وہ جواب
ابا بھی خوش ہو رہے ہیں اماں بھی خو ش ہو ر ہی ہیں کہ بھئی I I I I لکھا I II
مقصد یہ ہے کہ خوشی اس بات کی ہے کہ اس بچے نے کا غذ پر پینسل چلا کر
اپنی اس صلا حیت کو بیدار ہو نے کا ثبوت فراہم کر دیا اس نے یہ بتا دیا لا
شعوری طور پر میرے اندر جو صلا حیت بیدار کر نے کی ہے وہ پینسل سے کاغذ پر
لکھ کر رہا ہوں اب یہی صورت روحانی علوم کی بھی ہے اگر کو ئی آدمی ما
دی طور پر علوم حاصل کر نا چا ہتا ہے وہ آدمی بڑی آسانی سے

PHD

ہو جا تا ہے اگر کو ئی آدمی ما دی صلاحتوں کو لا نا ہی نہیں چا ہتاوہ ساٹھ
سال ہو جا تا ہے اسے خخط پڑھنا ہی نہیںآتا انگو ٹھا ہی رہ جا تا ہے ایسے لوگ
نہیں ہے اسی اسی سال کے ساٹھ سال کیانگو ٹھا لگا یا کر تے تھے اب ہماری جو
اماں تھیں والدہ صاحبہ انکو بیس تک گینتی یاد ہو تی تھی جب ان کو سو گینے
پرھتے تھے وہ پانچ دفعہ بیس بیس کر کے گن لیا کر تی تھیں یعنی ان کے جو الدین
تھے ان کا ما حول تھا ان میں اتنی خواتین میں صلا حیت کام کر رہی تھی کہ سو
گنامجبوری ہے اگر بیس کو پا نچ دفعہ ریڑیا ں کر دی جا ئے تو یہ سو ہو جا تا ہے
تو یہ رو حانی علوم ہمارے سامنے نہیں آتے کہ ہم رو حانیت کی طر ف متوجہ

نہیں ہو تے اب دیکھئے ہمارے سائنس کی طر ف کیسی کیسی تر قیاں ہو گئی ہیں نو ع انسانی حیران پر یشان اب اس میں ایٹم بم بھی بنا یا ہو ا ہے ایٹم بم کی صلا حیت یہ ہے کہ اس میں اگر ایک جگہ اس کو مار دیا جا ئے تو ساڑھے تین لا کھ آدمی مر جا تے ہیں

لیکن ساتھ ساتھ اس ایٹمی کو بجلی میں استعمال کر تے ہیں تو گائوں کے گا ئوں شہر کے شہر روشن ہو جا تے ہیں اور اسی انر جی کو لاکھو ں آدمی کو موت کے گھا ٹ اتار دیتے ہیں پا نی میں ڈال دیتے ہیں تو جناب اس سے بجلی پیدا بنیشروع ہو جا تی ہے تو مقصد یہپ ہے کہ صلا حیت اندرموجود ہے ما دی اعتبار سے بھی اس صلا حیت کو اگر ہم استعمال کر نبا چا ہیں تو ہم عالم بن جا تے ہیں اگر ہم صلا حیت کو استعمال کر نا نبے چا ہیں تو ہم کچھ بھی نہیبنتے جا ہل بن جا تے ہیں تو مسلمان آج کا مسلمان اور پہلے کے مسلمان میں بھی فر ق ہے آج یہ مسلمان علم سیکھتا ہی نہیں ہے۷ نکل کر تا ہے امریقہ سے مل جا ئے جا پان سے مل جا ئے ان کی ب را ئی بھی کر رہا ہے اورا ن کو یہ بھی کہہ رہا ہے یہ غیر مسلمک ہیاور ساتھ ساتتھ یہ بھی کہہ رہا ہیان کی بخشش نہیں ہو گی تو یہ تو اللہ کو پتا ہے کس کی بخشش نہیں ہو گی تو مسلمان یہ کہہ رہا ہے کہ لیکن اللہ کی، نا فر مانی بھی کر رہا ہے اللہ کہہ رہا ہے قرآن میں تفکر کرو ریسرج کر رو مسلمان نے تفکر کر رہا ہے نے ریتسرج کر رہا ہے نتیجہ کیا ہو اپیسے ٹکے میں تو تھا ہی بھکا رہی ب علم بھی میں ہو گیا تو جتنی اس وقت علمی صلاحیت ہو ئی ہے یہ غیر مسلم سے ملی ہے مسلمان کواور ایک دور ایسا بھی تھا ان غیر مسلم کو مسلمانوں سے منتقل ہو تا تھا اب وہی ہے ہمارے جو اسلاف تھیان کے اندر اللہ تعالیٰ نے علوم سیکھنے کی جو صلا حیت مخفی کر دی انہوں نے اس کا کھوج ؛گا یا اس کو تلاش کیا اس کو حاسل کیا اور ہمارے یہاں مو جودہ دور میں کیا ہواکہ ہم نے دو سروں کے علوم پر ذخیرہ کیا مثلا بجلی آئی اس کیاستعمال پر تو بڑے خوش ہو تے ہیں لیکن کبھی یتہ نہیں ہو چا جب وہ بجلی بنا سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں بنا سکتے اگر وہ بجلی بنا سکتے ہیں تا روں کے ذریعہ اگر وہ تیا روں کے ذریعہ بجلی رو شن کر سکتے ہیں تو ہم کو ئی ایسی ایجا د کر یں بغیر تا روں کے بجلی ہو جا ئے لیکن وہ ہے ہی نہیں ایسی صلا حیت وہ جو صا حیتر مسلمانوں کے اندر اللہ تعالیٰ کے بھیجی ہے اس صلا حیت کو استعمال کر نے کی تو جہہہ ہی نہیں اس لئے مسلمان جا ہل اور خوار ہے اور غیر مسلم آگے نکل گئے تو رو حانیت کا بھی یہی اصول ہے اگر ہم رو حانی علوم نہیں سیکھیں گے تو ہمیں رو حانی علوم آئے گا ہی نہیں تو اب تو بڑی بد نصیبی کی بات یہ ہے کہ روحانی علوم میں بھی وہ ی آگے چڑ پڑغیر مسلم ہمارے یہاں تو یہی ہے کہہ یہ مرا قبہ کہاں سے آگیا یہ اسلام کے خلاف بات ہو گئی یہ مراقبہ کہاں سے آگیا ان کے یہاں کیا ہوا کچھ لوگ اٹھے انہونے کہا یہ بھی تو ہمیں تلاش کر نا چا ہیے یہ جو خیال آیا ہمیں ایٹم بم بنا ئو ناور اس خیال کو ہم نے پکڑ کے اس خیال کے اندر غورو فکر کیا تفکر کیا پھر ریسرج

کی اور جیسے جیسے ہم اس کے با رے میں غو روفکر کر تے رہے اور ہمیں ایٹم
کیفا رمولے ہمارے سامنے آتے رہے اورہم نے ایٹم بم بنا لیا اب یہ بھی تو دیکھنا چا
ہیے کہ خیال کہاں سے آتا ہے اب جناب وہ اس کی طرف لگے خیال کہاں سے آتا
ہے انہوں نے مرا قبے شروع کر دئیےآپ کوپتا ہے یہ آلے دین رو س سب سے
زیادہ معاورا ئی رو حانیت جوہے رو س میں ہیے ان کا یہ حال ہے انہوں نے ایسے
بندے اختیار کرد ئیے اگر ان ملک میں کو ئی دشمن حملہ کر ے تو وہ بیٹھ جا تے
ہیں اور پا ئلیٹ کا تصو رکر کے اس کو اتنا اپنا معمور بنا لیتے ہے کہ اگر اس کو
یہاں بم گر انا ہے تو اس کے ملک پر بم گرا دیتے ہیں یہ رو حانی صلا حیت ہو
گی ہاب مسلمانوں کو دیکھئے پہلے شاہ ولی اللہ نے کہا کہ بھئی یہی جو معادی
جسم ہے یہ کچھ بھی نہیں ہے محض ایک ڈبی ہے ایک گڑ یا ہے گڈا ہے کھلو نا
ہے اصل تو یہ چیز ہے اس ڈبی کو حر کت دیتی ہے اور وہ روح ہے اور وہ ہے روح
ہر انسان کے اوپر ہے اندر توہے ایک روح اوپر بھی ہے تو وہ سارے مسلمان اور
سارے علماع اکرام ان کے پیچھے پڑ گے پھر انہوں نے قرآن پاک کا تر جمہ کر دیا
فار سی میںمیں انہوں نے کہا اچھا اللہ کے کلا م کا تر جمہ کر دیا اور پیچھے پڑ
گئے نتیجہ کیا ہوا ان کو ایسی اذیتیں دی کہ ان کے دونوں ہا تھ توڑ وا دئیے لو لے
کر دیا اب دو سو سال کلے بعد یو رپ والے کہتے ہیں کہ رو ح جو ہے رو ح تو الگ
چیز ہے اس انسان کے اوپر ایک اور جسم ہو تا ہے رو ح کا اس کا نام انہوں نے
اوراح رکھا انہوںنے اس کا جسم مثالی رکھا تو سارے مسلمان کہتے رہتے ہیں کہ
ایک اوراح ہو تا ہے یعنی کس قدر بدنصیبی ہے کہ ہمارے بڑوں نے ہامرے اسلاف
نے رسو ل اللہ ﷺ کے فیض یا فتہ بزرگوںنے وہی چیز کہی تو ہم نے سز ا میں ان
کے ہا تھ توڑوا دئیے اور وہی چیز دو سو سال کے بعد انگریزوں نے کہی ہم اس
پکڑ کر بیٹھ گئے تو اس سے یہی ثا بت ہوا کہ ہمارے اندر جو صلا حتوں کو تلاش
کر نے کا جو جذبہ ہے وہ ختم ہو گیا یا ختم کر دیا گیا ہے زیادہ بات تو صیحح یہی
ہے کہ مثلث شامل کر کے اس کو ختم کر دیا کہ مسلمانوں کو اسا گو نگا بہرا جا
ہل بنا دیا جا ئے کہ ہم کچھ بھی کہیں وہ اف تک نہ کریں اس لئے کہ انہیں کچھ
پتا ہی نہیں ہے تو اب صورت حال یہ ہے کہ یو رپ میں رو حانیت جو ہے وہ
مسلمانوں سے کئی زیادہ آگے ہے تو ابھی میں لندن گیا تو وہاں میرے پاس بہت
لوگ آئے کئی سائنٹس آئے جنہیں نے رو حانیت سیکھی ہیجو ریسرج کر رہے ہیں
اس بات پر ریسرج کر رہے ہیں کہ آدمی مر کیوں جاتا ہے جو اس بات پر ریسرج
کر رہے ہیکہ جب آدمی پیدا ہو تا ہے تو اس کے اندر ایک مخصوص صلا حیت ہو
تی ہے اب وہ اس بات پر ریسرج کر رہے ہیں کہ جب اس کے اندر مخصوص صلا
حیت ہو تی ہے تو ہم ایسیبندے پید اکر یں جو مخصوص صلا حیت کے ہی ہو ں
جینئیس لوگ پیداکر یں ہم کیوں بے قوف لوگوں کو پدیا کر یئں وہ اتنی تر قی

یا فتہ ہو گئے کہ وہ آپکے جو کرو مو سومز ہیں وہوہاں تک پہنچ گئے اور انہو
ںنے دیکھ لیا ہے کہ ایک چھوٹا ساکرو مہ ہو تا ہے جو ہزاروں دیکھا نے والی
خوربین سے نظر آتا ہے اور اس ایک جر ثمہ میں آنکھ ناک انتہا ء یہ ہے کہ اگر

بال سنہرے ہیں تو سنہرے نظر آتے ہیں اگر بال کالے ہیں تو کالینظر آتے ہیں یہ
ان کی ریسرج ہے انہوں نے مادی علوم کے ساتھ ریسرج کر کے تلاش کی ہے
ہامرے یہا ں ما دی علوم تو ہے ہی نہیں جب رو حانی علوم کا تذکرہ آتا ہے
یہاں سب لوگ اسے کے پیچھے لگ جا تے ہیں کے یہ صاحب کیا بات ہو ئی یہ تو
کبھی کسی نے کہا ہی نہییے ایک نیا فر قہ بن گیا ایک نئے ریسرج آگئی بھئی
علوم کے سیکھنے میںفر قے کا کیا تعلق علوم کا کیا تعلق اس بات پر ہامرے یہاں
بہت خوش ہیں کے یہ دیو بندی ہے یہ بر یلوی ہے یہ وھابی ہے یہ اہل حدیث ہے
یہ فلاں ہے یہ فلاں ہیں یہ فلاں ہیں اورکسی کو اس بات کا پتا نہیں ہے کون
جنتی ہے بھائی کو ن دو زخی ہے اگر میرا عقیدہ دویوبندی ہے تو میرا پتا نہیں ہے
کہ میں جنتی ہوں یا نہیں ہوں ،اگر میرا عقیدہ دبریلوی ہے تو مجھے کچھ پتا
نہیں ہے کہ مرنے کے بعد میرا کیا حشر ہو گا اس کے با وجود کچھ پتا نہیں وہ
اپنے اپنے فر قے میں الڑے ہو ئے ہیں ہم صیحح ہیں یہ غلط ہے اور تو اوریہاں تک
ہو تا ہے بھئی ...د یوبندی بر یلوی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ،بر یلوی دیوبندی کے
پیچھے نماز نہیں پڑھتے ،حالانکہ کہ دیوبندی مرتبہ فکر کے حضرات ہیں وہ بھی
وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو ب ریلوی پڑھتے ہیں لا الہ اللہ ...نماز بھی ان کی وہی
نماز میں خدا نخواستہ نماز میں وہ اللہ و اکبر کی جگہ کچھ اور کہتے ہوں یا رکو
ع کی وجہ وہ کھڑے ہو جا تے ہیں نہ وہی نمازوہی اوقات وہی فکی مسائل
وہی حضرت کو مانے والیلیکن سب ایک دو سرے کے پیچھے نمازنہیں پڑھتے تو میں
نے پو چھااگر آپ نماز نہیں پڑھتے تو شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ نماز فادر کے
پیچھے بھی ہو جا تی ہے نماز اگر نہیں ہو تی ذلکیز کے پیچھے نہیں ہو تی میں نے
جو پڑھا میں علم دین تو ہو ں نہیں ہر آدمی تھوڑا بہت تو پڑھا لکھا ہو تا ہے
مسئلہ یہ ہے مسلمان کی نماز ذلکیزکے پیچھے نہیں ہو تیاورذلکیز اس لئے لکھا
ہے علماء اکرام نے جو ایک دفعہ اسلام میں داخل ہو کر اسلام کو چھو ڑ دے اس
کو ذلکیز کہتے ہیں یعنی وہ کا فر سے بھی بڑا اس کا درجہ ہو تا ہے تو اس کا
مطلب اگر دیو بندی بر یلوی علماء کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تو اس کو ڈلکیز
سمجھے لیں اگر بر یلوی صاحبان ہمارے محترم علما ء کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے
تو اس کا مطلب ہے وہ انہیں مسلمان ہی نہیں سمجھتے کیسے مسلمان
نہیںسمجھتے وہ کلمہ پڑ ررہا ہے کلمہ شہا دت پڑھ رہا ہے رو زے رکھ رہا ہے
جس طر ح تم ایک آذان پر منہ بند کر لیتے ہو اور سارے دن کچھ نہیں کھا تے وہ
بھی ایسی طر ح منہ بند کر لیتے ہیںکچھ نہیں کھا تے حج کر تے ہیںزکوٰ ۃ دیتے
ہیں اب یہ ایسا چکر ہمارے یہاں چل پڑا ہے فر قوں کا اب ہمیں ان سے ہی فر
صت نہیں ہے تو ریسرج اور تفکر ہمارے یہاں کہا ں سے آئے گا اب ظا ہر ہے یپْ
جو تفکر کے اور فر قہ جو ہے یہ کو ئی آدمی بنا ہو ش پاگل آدمی تو کر ے گا
نہیں اس کے پیچھے سا زش ہےغیر مسلم لوگوں کی بھی سا زش ہو سکتی ہے
کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مسلمان خود کو کہتے ہیں لیکن مسلمان غا لب
ہیںہمارے مسلمان بھئی سو زش ہیں فلاں ہیں انکی کو ئی سا زش

ہو تولیکن مقصد یتو یہ ہے کہ مسلمان بٹ گیا ہے اب وہ تفکر کر ے یا فر قوں
میں بٹ جائے ایک ہی بات ہو سکتی ہے وہاں صورت یہ ہے مذہب کے معاملات
با لکل الگ ہیں سائنٹس جو ہے مذہب جو مانتا ہی ہے اس نے اپنا ایک الگ
مذہب بنا لیا حالانکہ یہ بھی ایک دین کے خلا ف بات ہے کیوں کہ وہاں مذہب
نہیں ہے وہاں جتنے بھی سائنٹس ہے

وہ ایک ہی مذہب پر قائم ہے ان کا مذہب سائنس ہےہےان کے اندر اتفاق بھی ہے
ان کے اندر اتحاد بھی ہے اور وہ اس اتحاد اور اتفاق کی بنیاد پر تر قی بھی کر تے
چلے جا رہے ہیں ہماری صورت یہ ہے کہ ہم تفر قوں کی بنیاد پر چھو ٹے سے
چھو ٹے ہو تے چلے جا رہے ہیں اب من نے کسی پچھلی درس میں میں نے مثال
دی تھی پھر وہ میرے سامنے آگئی کہ جھا ڑو ہے جھا ڑو کے اندر پچاس تنکے ہیں
آپ اس کو کھول دیں جھا ڑو کو اور ایک ایک تنکا ما ریں دیکھئے چو ٹ نہیں لگے
گی لیکن اگر وہ پچاس تنکے سی سے باند ھ کر پچاسس تنکے رسی سے با ندھ کر
جھا ڑو بنا کر ما ریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اتفاق جو ہے اتفاق میں طاقت
ہے انر جی ہے ایک فور س ہے اور جب وہ طا قت بکھر جا تی ہے انر جی اور
اس کی کو ئی فا ئدہ بھی نہیںتو ہمارے یہامن تو صورت حال یہ ہے کہ یہ سمجھ
میں ہی نہیں آتا کہ ہم کو ن سے مسلمان ہیں بھئی بر یلوی مسلما ن
ہیں ،دیوبندی مسلما ن ہیں ،وھابی مسلما ن ہیں ، اہل حدیث مسلما ن ہیں
کون سے مسلمان ہیں تو سب سے پہلے تو میری جو بات سمجھ میں آتی ہے ہم
ان تفر قوں سے نجات حاصل کر نی چا ہیے ہم یہ کہیںکہ ہم دیو بندی ہیں تو
ہمارے پاس کو ئی صنعت نہیں ہے اس بات کی کہ دیو بندی ہی جنت میںجا ئیں
گے ،ہم بر یلوی ہیں تو ہمارے پاس کو ئی صنعت نہیں ہے اس بات کہ ہم ہی
جنت میںجا ئیں گے تو کو ئی کہتا ہی نہیں کو ئی اس بات کا دعویٰ کر بھی نہیں
سکتا اس لئے نہیں کر سکتا کہ یہ تو مر نے کے بعد کا معاملہ ہے جنت اور دوزخ
مرے گا تو پتا چلے کاّآدمی کو تو جس چیز کے بار ے میں یقین بھی نہ ہو اور جس
چیز سے انتشار بھی پید اہو مسلمانوں کی طاقت بھی ٹوٹتی ہو اب اگر ایک دیو
بندی صاحب ہیں وہ کلمہ پڑھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اب ایک بر یلوی آدمی ہے
وہ کہتا ہے یا رسول اللہ اور ایک آدمی کہتا ہے یا رسواللہ نا کہوتو یا رسول اللہ
کہنے میں اتنا بڑاانقلا ب تو نہیں آگیا نےآپ کا فر کہہ دیں ہاب میرے والد صاحب
میں ایک قصہ سنا ئوں آپ کا میرے والد صاحب بہت ہی جمع گھرانے کے ہیں
دیوبندی اتیک جگہ جا کے چو ہدری اقبال ایک بزرگ تھے میں ان کی حا ضری دیا
کر تا تھا سہوردیہ سلسلے میں تو وہاں پڑھا جا تا تھا پھر مرا قبہ کروایا کر تے
تھے پھر سلام ہو تا تھا تو میں نے یہ دیکھا کہ ابا جی بھی کھڑے میں تو کھڑا ہو تا
ہی تھا تو جب ہم با ہر آگئے تو میں نے کہا ابا جی یہبات سمجھ میں نہیں آئی
سلام میں کیسے کھڑے ہو گئے تو انہوںنے کہا ٹھیک ہے کیا بات ہے تو میں نے کہا
بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے کہ جس آپ مر تبے فکر سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ
کے اوپر تو یہ نظام چل رہا ہے آپ کے ابائو اجداد پر تو خیر وہ را ستے میں خا مو

ش ہو گئے گھر جا کے انہو ںنے مجھے واقعہ سنایا کہنے لگے بھئی ایسی ایک
مجلس تھی وہاں سلام ہوا سب لوگ کھڑے ہو گئے میں بیٹھا رہا تومجھے یہ برا
بھی لگا کہ کتنی بری بات ہے پچا س سو آدمی کھڑے ہیں ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے
میں نے کہا چلو گناہ ہی صیحح اگر کھڑا ہو نا گناہ ہی ہے گناہ ہی صیحح تو
میں نے کہا یہ تو بیت بری بات ہے میں اپنی عقیدے کی بنیاد پر اپنے ضمیر کو جا
گا کے بیٹھا ہوں تو نہ مجھے ایسا کام نہیں کر نا جس سے رسول پاک ﷺ ناراض ہو
جا ئیں ٹھیک ہے مجھے کیا کریں گے جس کے آداب خلاف ہے لیکن مجھے ایسا کام
ہیں کرنا تو کہنے لگے وہ جو سلام پڑھنے والے لوگ کچھ ایسا ان کے لہجے میں
گداز تھا اور درد تھا کہ جلس میں ایک سماء بن گیا ویسے آپ نے دیکھا ہو گا کہ
سلام میں ایسا سماء بن جا تا ہے کہ آدمی کو خبر ہی نہیں ہو تی کو ئی آدمی
کو تو یقینا اس وقت بر کتوں کا نزول ہو تا ہے جب کہنے لگے وہ سماء بنا تو اس
سے میرے اوپر ایک کیفیت طا ری ہو گئی اور میں غودورگی میں چلا گیا اور میں
غرو د گی میں دیکھا کہ بہت بڑا یعنی کمرہ تو چھو ٹا تھا لیکن بہت بڑا مجمع ہے
اور اس کے کے بیچ میں ایک خالی تخت ہے اور تھوڑی دیر میںآواز آئی کہ با آداب

اور دیکھتے دیکھتے حضور پاکﷺ تشریف لا ئیاور اس تخت پر بیٹھ گئے اور مجھے یہ
پتا نہیں میں کس نیند میں خلوص کے عالم میں کھڑا تھا اور جب میری آنکھ کھلی
تو بہ تہا شہ رو رہا تھا اور کہنے لگے بھئی یہ اپنا مسئلہ الگ ہیاپنی جگہ ہے تو
میں تو کیوں کہ آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اس لئے میں تو کہتا ہوں کھڑا ضرور
ہونا چا ہیے تو اب دیکھئے اب یہ صورت یہ ہے کہ ایک آدمی کی نظر کمزور ہے
اسے کم نظر آرہا ہے تویہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کے اندراعتدال ہو تو اس
کی نظر رو شن ہو جا ئے گی اللہﷺ کے حضور رسول اللہﷺ کے فیض سے اس بر
کت سے ہی نظر رو شن ہو جا ئے گی ایسی صورت سے ہی اگر کو ئی ؤدمی
نہیں کھڑا ہو تا تو اسے اپنی قبر میں سونا ہے آپ کو اپنی قبر میں سو نا ہے آپ
کون ہو تے ہواسے کا فر کہنے والے آپ کیوں اس سے جھگڑتے ہیں آپ جھگڑیں
گے تو وہ آپ کی بات نہیں سنے گا دور ہو جا ئے گا اور اگر آپ پیار محبت سے
بات کر یں گے تو ممکن ہے کہ وہ آپ کی بات سنے جو بھی آپ کو مقصد ہے
اسی حساب سے وہ آپ کے ساتھ چلے گا پھر دو سری بات یہ ہے کہ اسلام جو ہے
وہ نفرت کو نہیں سیکھا تا اسلام تو ہے ہی محبت کا اسلام تو سیکھا تا ہی
محبت ہے تو تفرکوں میں جتنے بھی آپ پڑیں گے محبت سے دو ر ہو تے چلے جا
ئیں گے اور نفرت جو ہے وہ بڑھتی چلے جا ئے گی جیسے آج دیکھیں آج ہے تو میرا
اپنا ذاتی خیال یہ ہے کہ رو حانی علوم سے دوری کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ
غیر مسلموں نے اور ان مسلمانوںنے جواسلام سے سنجیدہ نہیں ہیں سازش کے
تحت مسلمانوں کے اند ر تفر کے ڈال دئیے اگر یہ تفر کے با زی کسی صورت سے
ختم ہو جا ئے تو یہ پو ری امت مسلمہ ایک پلیٹ فا رم پر جمع ہو کے سو چے گی
کہ بھئی یہ بات کیا بنی ہیہ سارے غیر مسلم ہامرے آبا ئو اجداد کے محتاج تھے آج
ہم ان کے محتاج ہیں کیوں ہم ان کے محتاج ہیں جب ہمارے با پ دادا ان کے

محتاج نہیں تھے لیکن یہ تو جب سو چیں گے جب متحد ہونگے ایک پلیٹ فا رم پر
جمع ہونگے تو رو حانی علوم سامنے آنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم طرا
ہ راست اللہ تعالیٰ کے حکم کی ورزدی کر رہے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے ان
فرمان ہیں اور اس نا فر نی کی وجہ سے ہمارے اندر تفر کے ہیں صاف اللہ
تعالیٰ نے قرآم پاک میں فر مایا ...وتحصمو ...کہ اللہ کی رسی کو متحد ہوکر
متحد ہو کر ایک جگہ جمع ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو ...وتحصمو ...اللہ کی
رسی کو اکھٹے ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو...ولا تفرکون ...اور آپس میں
تفرکے نہ ڈالو ''تو جب کو ئی فر قہ بنے گا تو ظاہر ہے اس آیت کی خلا ف ورزی
ہو گی اور جب اللہ کے صیحح حکم کی خلاف ورزی ہو گی تو آپأ کے اندر روحانی
صلا حتیں کیسے بیدار ہو تی ہیں روحانی صلا حتیں اس کے اندر بیدار ہو تی ہیں
جو قریب ہو جو اللہ کے طر ف قدم بڑھتا ہو ں جو اللہ کو جانے کی بو جھنے
کیپہنچا نے کی کو شش اور جدو جہد کر تا ہو قرآن تو اسے فا ئد ہ پہنچا ئے گا
جس کے اندر یقین ہو تفر کے میں یقین ختم ہو گیا اجتما عیت میں یقین بھا گ
رہا ہے اگر رو حانی علوم سیکھنے ہیا گر اللہ تعالیٰ کا حاصل کر نا ہے اگر
رسول اللہﷺ کئے مشن پر صیحح معنوں میں عمل کر نا ہے تو تفرکے با زی سے
اپنے آپ کو محفوظ رکھو کو ئی ضروری نہیں ہے کو ئی آدمی ہا تھ باندھ کے بھی
نماز پڑھتا ہے کو ئی کھول کے بھی پڑھتا ہے سب تو اللہ کے سامنے حضوری ہے
ایک آدمی ہے ہ پو ری جنا ب ہا تھ بھی با ندھتا ہے وہ سجدے بھی کر تا ہے اس
کو حضوری حاصل نہیں ہو تی اور دو سرا آدمی ہا تھ چھو ڑ کے نماز پڑھتا ہے
اس کو حضوری حاصل ہو جا تی ہے کو ن ایک آدمی ہا تھ چھو ڑ کے نماز پڑھتا
ہے اس کو حضوری حاصل نہیں ہو تی اللہ میاں کی دو سرا آدمی ہا تھ با ندھ
کر نماز پڑھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی حضوری حاصل ہو جا تی ہے یہ نہیں بتا
یاکہ تفر کے ہم نے ڈال دیا اللہ تعالیٰ کے یہاں خاندان کی اہمیت نہیں ہے وقبائل
...اللہ کہتا ہے خاندان کی اہمیت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بات کی
اہمیت ہے کہ کس بندے میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کتنا یقین کامل ہے کو
ئی بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یقین میں کتنا کا مل ہے تقویٰ سے مرا د یقین اللہ
کی ذات پر یقین جب اللہ کی ذات پر یقین ہو گا تو اللہ کے راستے پر چلے گا اب
آپ کو یقین ہو گا کہ یہ لا ہو ر ہے جب ہی تو آپ ریل میں بیٹھیں گے یا کو ئی
آدمی ادھر جا تی ہو کیماڑی کی طرف یا سندھ کی طر ف لا ہو ر جا تی ہی
نہیں تو بیٹھ جا ئیں گے لا ہو ر جا نے کے لئے تو پہلے وہ یقین کر ے گا کہ لا ہور جا
نے والی ریل کون سی ہے جب اس کو یقین ہو جا ئے گا لا ہیور جا نے والی ریل
یہ ہے تووہ اس میں بیٹھ جا ئے گا اسا کا مطلب یہ ہوا کہ جس ریل میں آپ
بیٹھے اس کے بارے میں آپ نے یہ یقین مستحکم کر لیاہے کہ یہ ریل مجھے لا ہور
پہنچا دے گی جب اللہ کی طر ف آپ چلیں گے جب تک آپ کو یہ عل،م ہی نہیں
ہو گا کہ کو ن سا راستہ مجھے اللہ تک پہنچا رہاہے رہا تو آپ کیسے چلیں گے اور
بغیر یقین کے کو ئی اللہ کو کیسے دیکھے گا بھئی اللہ تعالیٰ نے قرآب پاک میں فر

مایا...الم ...یہ کتاب اس میں کو ئی شک شبہ کی گنجا ئش نہیں تو سیدھی سی
بات اگر آپ میںشک شبہ ہے تو آپ کو کتاب فا ئدہ نہیں پہنچا ئے گی جب اس
کتاب میں شک شبہ ہے ہی نہیں شک شبہ کی گنجا ئش ہی نہیں ہے تو جس
بندے کے اندرشک اور شبہ ہے اس کو وہ کتاب کیسے فا ئدہ پہنچادے گی ہ...ھدی
المتقین ...یہ کتاب ان لوگوں کو ہدا یت دیتی ہے جو متقی ہیں اگر آپ متقی
نہیں ہے تو کتاب قرآن آپ کو ہدا یت نہیں دے گی ھد اللمتقین ...ھد ی
للمسلمین نہیں فر ما یا اللہ تعالیٰ نے ،ھد ی اللکفرین نہیں کہا،ھد ی المشرکین
نہیں کہا،ھد ی اللمتقین اگر اللہ کی کتاب سے فا ئدہ اٹھا نا ہے اگر اللہ کی کتاب
کے راستے پر چل کے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام تک رسائی حاصل کر
نی ہے تو بنیادی شر ط یہ ہے کہ آپ متقی ہو اگر متقی نہیں ہوں گے تو کتاب
آپ کو ہدا یت نہیں دے گی اور کتاب ہدا یت نہیں دے گی تو کیسے آپ رسول
اللہ ﷺ تک پہنچے گے کیسے آپ اللہ کاعر فان حاصل کر یں گے ھد ی اللمتقین...اللہ
تعالیٰ خود فر ماتے ہیں کہ آپ سمجھیں یہ کون لوگ ہیں جو متقی ہیں الذین...
وہ کون لوگ ہیں یومنونا بالغیب ...وہ لوگ وہ ہیں جن کے اندر یقین ہو تا ہے
غیب سے متعلق غیب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی غیب پر یقین رکھتے ہیں یقین بغیر
دیکھے نہیں ہو تا یا ہو تا ہے ...آپ کسی عدالت میں جا ئیں جا کے گوا

ہی دین وہ پو چھیں گے ب ھئی تم اس معاملے کے عینی گواہ ہو وہ کہے جی
عینی گواہ تو نہیں ہمارے محلے میں بڑے اللہ والے ہے بڑے سچے ہیں وہ تو جھوٹ
ہی نہیں بو لتے تو بس انہو ں نے کہا تھا کیا جج آپ کی گو اہی قبول کر لے گا
...اس گواہی سے اس مجرم کو فا ئدہپہنچے گاوہ اسے چھوڑ دے گا لیکن جب آپ
یہ کہیں کہ یہ میرے سامنے ہوا تھا میں وہاں کھڑا تھا تو گو اہی اور شہادت یہ
ایسی چیز ہے کہ یہ دنیاوی عدالتیں بھی نہیں ما نتی بھئی دیکھے بغیر ...الذین ...
کون ہیں وہ لوگ ...یومنونا بالغیب ...جو غیب پر یقین رکھتے ہیں یعنی غیب ان
کے مشا ہدے میں ہو تا ہے غیب پر یقین رکھتے ہیں ...یقمون الصلا ت ...اور دو
سری تعریف یہ ہو تی ہے کہ اب کا اللہ کیساتھ ایک رابطہ ایک تعلق قائم ہو تا
ہے تو ابنے ہمارا کو ئی اللہ سے تعلق قائم ہے نہ ہمارا کو ئی رابطہ قائم ہے نہ
ہم کو ئی یقین کی ڈفنیشن سے واقف ہیں نہ ہم غیب کی بارے میں کو ئی بات
وضا حت سے بیان کر تے ہیں تو قرآن ہمیں کیسے ہدا یت دے گا اور جب قرآن
ہی ہمیں ہدا یت نہیں دے گا تو قرآن کے سار

ے علوم ہی رو حانی رو حانیت کہاںسے سیکھے گے اور یہ جو تفر کے ہے یہ انسان
کے اندر سے غیب نکال دے گا یعنی یقین نکال دے گا اس لئے کہ اس کی کو ئی
صنعت نہیں ہے اب ایک آدمی نے رسو ل اللہ ﷺ کی زیارت کی اللہ تعالیٰ سب
مسلمانوں کو تو فیق عطا فر ما ئے اس نے جا کے پو چھ لیا کہ میں جس مسلط
پر کھڑا ہو یہ صیحح ہے اب حضور نے فر مایا جی ہاں یہ تمہارا مسلط صیحح

ہے اس کے بارے میںآپ کچھ نہیں کہہ سکتے اس کیاوپر تو کو ئی شہادت بے اثر
ہی نہیں تفر کو ں من کہاں ؤتی ہے شہا دت

اب جہاں تک دیکھئے قرآن پاک کی تفسیر کا تعلق ہے ایسی ایسی باتیں کر تے
ہیں اب بتا ئیے وہ قرآن سے ہی اپنی بات ثا بت کر نے کی وکشش کر تے ہیں تا
ویل تاویلات بات یہ ہے ء کہ صنعت کیوں کہ بغیر صنعت کہ سلسلے چل پرا ہے تو
اس کا میری سمجھ میں ایک ہی بات آتی ہے کہ آپ اللہ کو یاد کر یں اللہ کو یاد
کر نے کے بہت سارے طر یقے ہیں خود اللہ تعا لیٰ نے فر مایا والذین جھا دو ...جو
لوگ اللہ کے لئے جدو جہد اور کو شش کر تے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے راستوں
کی ہدا یت اور راستے رو حانی علکوم اگر سیکھنے ہیں تو اس میں بنیادی شرط
یہ ہے کہ یقین رکھیں ہر آدمی کو اپنے سے اچھا سمجھیں اورہم کمتر اور گناہ
گار ہیں اور جب میں خود گنہگار ہوں میں کسی کو گنہگار کیسے کہوجب مجھے
اس بات کا یقین ہی نہیں ہے میرا سلام قابل قبول ہے تو کیسی دو سرے آدمی
کو کا فر کیسے کہو ں جب میرے سامنے یہ بات ہی نہیں جو میں تعبیر کر رہا
ہوں یہ صیحح ہے تو میں دو سرے کی تعبیر کو کیسے جھوٹلا سکتا ہوں اور کیسے
قبول کر سکتا ہوں تو اس کا یہی طریقہ ہے کہ ہر آدمی سے محبت کرو اور
رسول اللہﷺ نے تو یہ فر ما یا ہے کہ ہر آدمی کو کا فر نہ کہو یہاں مسلمان
مسلمان کو کا فر کہہ رہا ہے کہ بھئی کیا تما شہ ہے حدیث ہے ...رسول اللہ ﷺ
نے فر مایا کا فر کو کا فر نہ کہو دوسرے وظائف کے علماء کو برا نہ کہو اگر تم
دو سرے وظا ئف کے علماء برا کہو گے وہ تمہارے وظا ئف کے علماء کو برا کہیں
گے۔تو رسول اللہ ﷺ کی تو بھئی یہ تعلیمات ہیں کہ کا فر کو کا فر نہ کہو تو
یہاں ہر مسلمان کا فر کو کا گفر نہں کہہ رہا تو سمجھ تو رہا ہے نہ تو رو
حانی علوم سیکھنے کی ایک یہ وجہ کہ ہمارے اندر تفکر نہیں ہے تلاش نہیں
رہی جو ہمارے آبا ئو آجدا د کی تفکر تھی وہ نہیں رہی اور دو سری بات یہ ہے
کہ ہمارے اندر سا زیشوں کہ ہے تفر کہ با زی ہے ہاب سارے مسلمان اس بات
کہ لئے منسلک ہو جا ئیں گے ہر مسلک ٹھیک ہے توٹحیک ہے بھئی نماز تو پڑھ رہا
ہے نہ اس آدمی سے اچھا تو ہے وہ نماز نہیں پڑھتا چا ہے وہ دیو بندی ہو چا ہے
وہ بر یلوی ہو اس آدمی سے تو وہ اچھا ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس آدمی سے تو
وہ اچھا ہے جو دیو بندی بر یلو ی ہو وھا بی ہو وہ اہل حد یث ہو وہ حج نہیں
کر تا تو آپ ان کی برا ئیاں کیوں سامنے لا تے ہیں آپ ان کی بڑا یاں کیوں سامنے
لا تے ہیں تو رو حانی علومن بغیر نیوٹل ہو ئی بغیر غیر جا نب دار ہو ئے کو ئی
بندے نہیںسیکھ سکتا اب آپ کہیں کے جی آپ رو حانی علوم نہیں سیکھ سکتے تو
وہ سائنٹس کیسے سیکھ گئے اگر اس کو روحانی علوم کہا جا ئے تو ان میں تفر
نہیںہے۔وہ کسی کو برا نہیں کہتے اور اگر ان کو کو ئی سائنسی چیز کہی سے
ملتی ہے تو وہ اس کو پکڑتے ہیںاس کو فلو ں کر تے ہیں اور اس کے پیچھے لگ
جا تے ہیں کہ یار اس نے نئی بات کہی ہے ہاس کو ابھی وہاں میرے پاس ایک
صاحب آئے تھے سائنٹس تھے میں باتیں وتیں کری توجا تے جا تے انہوںنے کہا یہ جو

آپ نے با تیں کر یں میری سمجھ میں تو آئی نہیں آپ نے جو کچھ بیان کیا میںاس
کو قبول نہیں کر تا لیکن جو نا لج مجھے آپ سے ملی ہے وہ میں اپنی ریسرج
میں ضرور شا مل کرو گا مجھے ایک نئی چیز مجھے ملی ہے تو میں اپنی جو
ریسرج کر رہا ہوں سائنسی میں اس میں اس نا لج کو لوں گااور جب کو ئی
مسئلہ پیش آئیے گا میں آپ سے را بطہ ضرور کروں گا تو وہ کہتا ہے بھئی
مسلمان آدمی ہے مجھے کیا ضرورت پڑی مجھے اس کی بات ما ن نے کی اور اپنی
ریسرج میں شا مل کرنے کی یہ تو بالک ایک بالکل غلاموں کے ملک کا آدمی ہے
جہاں نہ پیسہ ہے نہ دو لت ہے نہ اقتدار ہے نی کچھ ہے تو میں اس کی بات
کیسے مانو نہیں اس نے بات سنی اورھو کچھ اس نے سمجھا اس کا مطلب ہے وہ
کا ئل نہیں ہو امیری بات پر وہ بھی اس نے کہہ دیا لیکن مجھے ایک نالج ملی ہے
نئی اس نا لج میں کو میں اپنی ریسرج میں شامل کرو نگا ہمارے یہاں تو سنے کو
ہی تیار نہیں ہے لڑ پڑے گے مسجد وںمیں ہی نماز نہیں پڑھتے تو کہنے لگے یہاں
اہماری نماز نہیں ہو تی ہماری تو یہاں ہو تی ہے وہ مفتی جی صاحب کی
مسجد میں کہنے لگے یار نماز مسجد اللہ کی قبلہ بھی حرام باغ کا قبلہ بھی
وہہی ہے حضرت مفتی شاہ نے جو مسجد بنائی اس کا بھی قبلہ وہی ہے بھئی
تو کہنے لگے بھئی ہامری نہیں ہو تی تو کہنے لگے بھئی چلو تمہاری ارام با غ
میں مسجد نہیں ہو تی تو چلو میں تمہارے ساتھ ہی اس مسجد میں نماز پڑھ
لیتا ہوتی تو جب مسجدوں میں نماز نہیںہو تی تو ریسرج اپ کیسے کر یں گے
کسی کی بات کو سنے گے کیسے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق دے کہ ہم رسول
اللہﷺ کی ہدا یت پر عمل کریں حضور پاک ﷺ نے فر ما یا کہ کل مو من ...کل
مومن اخوت ...تو حضور پاک ﷺ نے فر مایا کہ تمام مومن بھا ئی بھا ئی ہیں تو
ہمیں چا ہیے کہ ہم اس بات کو بلند کر یں کہ داگے نہ کر یں اور کسی پر تنقید
نہ کر یں جو بات ہمیں معلو م ہے ہم دو سروں یک پہنچائیں اگر وہ ہماری بات
سنتا ہے تو اس کی مہر بانی اور اگر وہ ہماری بات نہیںسنتا تو اس سے بحث
میں غصے میں وقت نہ ضائع کریں اس لئے کہ تا ریخی ورثہ ہے کہ جنل لوگوں نے
بحث کی وہ رسول اللہﷺ وہ ایک کہ بھی مسلمان نہیں ہو گئے ہانہو ںنے کہا
بہت ہی بڑا جا دو گر ہے اور جو لوگ اسلام لا ئے انہو ںنے معجزے نہیں دیکھے
بحث نہیں کی اب دیکھئے کس نے بحث کی حضرت ابو بکر نے بحث کی،حضرت
عمر نے بحث کی،حضرت بلال ہفشی نے بحث کی،تو یہ بحث مبائثہ جو ہے یہ بھی
انسان کے اندر ایک تفر کہ ڈالتا ہے یہ بھی انسانوں دو انسانوں کو لڑوا دیتا ہے
اس نے کچھ بات کہہ دی اس نے کچھ بات کہہ دی اس نے کو ئی ایسی بات کہہ
دی جس سے آپ کے جذبات منکشف ہو گئے آپ بہت ضرور سے بول پڑے لوجی
لڑا ئی ہو گئی ہتو اصول یہ ہو نا چا ہیے کہ جو علوم ہمیں حاصل ہیں وہ ان
تک پہنچا ئیں جو ہماری سنتا ہے اس کی مہر با نی نہیں سنتا اس سے بحث
نہیں کرو ہاچھا بھئی تو یہ طر یقہ کار اگر اختیار کر یں تو دیکھئے دو سے چار ہو
جا ئیں گے چا ر سے آٹھ ہو جا ئیں گے آٹھ سے سو لہ ہو جا ئں گے بر حال جتنا

بھی جو کر سکتا اس کو کر نا چا اور الل کر اسلام میں س تفر ک
ختم و جا ئ اور سب الل سب متحد و کر جمع و جا ئیپھر دیکھئ کو ئی
مارا کیا بگاڑ سکتا م ایک کھر ب کی طر ح ایک ارب مسلمانوں کو کو ئی
غلام بنا سکتا لیکن ان کو پتا ک ایک ارب مسلمان ایک ی جگ جمع
و گئ پھر مارا وجود جو و زیر بحث ی نیں اس لئ ک اس ک
سامن تا ریخ ک جب مسلمان متحدتھ تو کیں بھی غیرمسلم کی حکو مت
نیں تھی ر جگ اسلام ی تھا اب انو ں ن توڑ دیا اب دیکھئ خود کتن و
شیار ذین خود نیں لڑت ابھی ایران ایراق کا مسئل کھڑا وا سار
اکھٹ و گئ سار اکٹھ و ئ ابھی و جناب انو ںن و بھی ایک کر لی کر
ینسی پاسپورٹ بھی ایک کر لیا ویس تو لڑ و ئ یں اندر س میں ن وںاں
دیکھا یو رپ میں فرانس وال انگریزی بو لنا گنا سمجھت یںاگر کو ئی
انگریزی میں کوئی راست پو چھ تو غلط راست بتا دیت یں جرمنی وال تو
انگریزی سن کر آگ بابولا و جات یں اتنی ان کی آپس میں و لیکن جناب
جب اتحاد کا وقت آیا من حیث القوم ...سار متحد و گئ سب ن اپنا پا سپورٹ
بنا لیا سب ن ایک کر ینسی بنا لی اوراب ک ر یں سب ایک فو ج بھی بنا
لوایک پاسپورٹ و آپ ک پاس لندن کا امریک کا سار ملکوں میں پھر ویز
کی ضرورت ی نیں یتو و ی سمجھ ر یں ک امری جو حکومت
مارا جب اقتدار اس وقت تک جب تک م متحد یں اگر مسلمان متحد
و گئ تو امرا حشر نشر و جا ئ گا الل تعالیٰ م سب کو اتحاد کی اور الل
تعالیٰ ک ارشاد ک مطا بق تفر ک بازی س محفوظ رکھآمین

خطبات

خواج شمس الدین عظیمی

Acd 73

Track 2

Time 15:57

انسان اپن دماغی خلیوں کی ٹوٹ پھو ٹ کو کس طر ح رو ک سکتا ؟

لا ئف اور زندگی دونو ں الگ الگ جیت یں اور دنوں کا الگ الگ پو شن کن
س مرا د ی ک جسمانی گو شت پو ست یعنی ما دی جسم ک حر کا ت کو
بر حال کر نا ما دی جسم کی حر کات و سکنا ت کو قائم کر نااور ما دی جسم کو
بیماری س محفوظ رکھنا یا ی سوال ک زاروں سال تقریباً پانچ سال کا ایک اگر

دنیا ماہ سال کا حساب کتاب کیا جا ئے تو تقریباً ان پا نچ ہزار سال کی عمر پا نچ
ہزار سال کی عمر پر مشتمل ہو تی ہے پا نچ ہزا ر سال کی عمر جو ہے منتقل
ہو تی ہے ابب جتنا آدمے پر سکون رہتا ہے جتنی آدمی کی مصروفیات یا
ضروریات کم ہو تی ہیں اسی منا سبت سے آدمی کاذہن جو ہے وہ کم خرچ ہو
تا ہے قانون یہ ہے کہ جب ہم کسی چیز کودیکھتے ہیں تو دیکھنے کے بعد ذہن پر
اس چیز کانقش ابھر ا اور اس نقش کو آپ نے محسوس کر لیا اگر آپ نے اس
نقش کو محسوس کر لیا تو اس کا مطلب یہ ہو اکہ وہ ہو گئی اب جتنی
محسوس کر نے کی کیفیت کم ہو گئی اسی مناسبت سے کلو ریز بھی کم ہو نگی
اور ذخیرہ جو ہے وہ زیادہ سے زیادہ ہو تا چلا جا ئے گا آج کی بنیاد جو ہے وہ
ہمارے سامنے ہے کہ جہاں موجود ہ سائنس کی ایجا دات کیگر فتی نہیں پہنچی
ہے یا سانسوں کو آرام کا آسائش کے وسائل اور سامان کہتے ہیں اور ابھی وہاں
یہ نہیں پہنی تو ان لوگوں کی صحتیں بھی اچھیہ ہپیں ان لوگوں کی عمر یں
بھی زیادہ ہیں اور وہ لوگ قدو کرامات سے بھی ٹھیک ٹھاک ہیں جہاں سائنسی
تر قی زیاد ہ پہنچ گئی یا اس کا سا ئنسی تر قی کی جو اولمنٹ ہے وہ زیادہ سے
زیادہ ہو گئی تو اسی منا سبتۓ سیے لوگ بیمار بھی ہو گئے اور شہروں میں
ہمارے یہاں بہت زیادہ ہو تی ہے با نسبت اس کے جو بیماریاں ہو تی ہیں اب
شہروں کی مناسبت سے دیہاتوں میں بیماریاں کم ہو تی ہیں دیہاتوں کی منا
سبت آپ اوپر پہاڑ پر چلے جا ئیں کہ کہیں دو یا چار گھر کا وہاں با لکل ہی
بیماریاں کمہو تی ہیں مقصد صرف یہ ہے کہ وہ جو ذخیرہ ہے ذخیرہ کا خرچ
بہت زیادہ ہے اس کی مثال گاڑی ہے گا ڑی میں آپ پٹرول دالوتے ہیں اب اس گا
ڑی کو آپ زیادہ چلا ئیں گے تو اس گا ڑی میں پٹرول زیادہ خرچ ہو گا کم چلا ئیں
گے پٹرول نہ خر چ ہو گا نہ بلکہ گا ڑی کی عمر بھی بڑھے گی یہ نہیں ہے کہ
گاڑی آپ نے نہیں چلا ئی تو پٹرول کے پیسے بچے بلکہ گا ڑی کی بھی عمر بڑھے
گی تو اللہ تعالیٰ نے جو اس کا ئنات کو چلا یا ہے اس کو قائم کیا ہے وہ یہ ہے کہ
یہاں ہر صحت مند حضور قلندربابااولیا ء کے ارشاد کے مطا بق پا نچ ہزار سال
کی عمر لیکر پیدا ہو تا ہے اور پھر وہ پا نچ ہزار سال کی عمر جی رہا ہے اس
کو اتنی بے دردی سے خرچ کر تا ہے کہ اسکی عمر پچا س سال ساٹھ سال کی
رہ جا تی ہے اب یہ ہے کہ پا نچ ہزار سال با قی لوگ کیوں زندہ رہتے ہیں اور
جو لوگ اوپر پہا ڑوں پر وہ پا نچ ہزار سال کیوں زندہ رہتے ہیں تو اس میں بھی
آپ وہاں دیکھئے کہ وہاں بھی الجھنیں پر یشانیاں اور خر چ زیادہ ہے اتنا خرچ ہو
نا چا ہیے لیکن ایسا بھی زمانہن آیا ہے کہ کسی کی عمر دو سو سال بھی ہو ئی
کسی کی آٹح سال لوگوں کی عمر آٹھ سو سال نو سو سال کا فی سال پہلے ہو
ا کر تی تھی تو یہ خرچہ اصل میں یہ انسان کی اپنی مصروفیات جو ہیں اپنی جو
چپک جو ہے دنیا میں اس کے حساب سے توانائی خرچ ہو تی ہے اب ایک گھر ہے
گھر میں میاں بیوی ہیں اب اسا میس وائے خوشی کے کچھ ہونا ہی نہیں چا ہیے
لیکن وہاں صورت یہ ہے کہ وہامیاں بیوی کا رشتہ جو ہے ایسا لگتا ہے کہ سب

سے بڑی نہ خوشی کی ہی بات کو ئی نہیں ہے ذرا سی دیر میں بیوی نے کچھ
کہہ دیا تو شو ہرکو غصہ آگیا اور غصے میں میرا تو خیال ہے یا شو ہر نے بیوی
کو کچھ کہہ دیا یا بچوں نے کچھ کہہ دیا والدین نے کچھ کہہ دیا یا خاندان میں کو
ئی بات نظر آتی ہے جو ناگوا ر بات گزارتی ہے تو مثلاً آپ سڑک پر چلتے ہیں جو
گا ڑیوں کی جو آواز ہ ہے وہ بھی تیز آکر لگتی ہے کسی نے ہا رون بجا دیا آپ
وہ سن کے لئے تیار نہیں تھے تو ہزاروں گھنٹو ں کی کیفیت جو ہے وہ خرچ ہو جا
ئے گی تو یہ خر چہ انسان کے اندر ہو تا ہے تو اس کے حساب سے اس کی عمر
گھٹتی بڑ ھتی رہتی ہے اب رہ گیا یہ بات کہ بچے کیوں مرجا تے ہیں یا پیٹ میں
ہی کیوں مر جا تے ہیں یا پیدا ہو نے کے بعد دو دن یا چھ دن چھ مہینے سال دو
سال کے ہو نے سے مر جا تے ہیں تو وہا ں بھی یہ دیکھئے جہاں غیر مما لک میں
والدین پر سکون ہیں جب ممالک میں لوگ جو ہیں سکون آشنا ہو گئے ہیں
وہاں بچوں کی عمر یں زیادہ ہو نگی اور جن ممالک میں آپ سکون غالب ہی
نہیں ہے اور جن ممالک میپر یشانیاں زیادہ ہیں وہاں بچوں کی تعدد زیادہ نہیں
ہو تی بچے کچھ بھی نہیں ہے بچے ماں ار باپ کا ایک حصہ ہے جیسے آپ دیکھئے
نہ بچہ پیدا ہوا اس نے کہا اس سے پہلے جب ہم اس کے گو شت پو ست کا
محفو ظ کا مو جود کر تے ہیں تو بچے کی اپنی کو ئی حیثیت قائم ہو تی ہی نہیں
ہے با پ کا ورثہ جب ماں کے اندر منتقل ہو تا ہے تو بچے کی جب نشو ونما ہو
تی ہے تو سب جا نتے ہیں کہ ماں کو جو حیض کا خون آتا ہے وہ ولادت کے لئے
استعمال ہو تا ہے جیسے ہی عمل قررار ہو تا ہے حیض کا خون بند ہو جا تا ہے
یعنی وہ حیض کا جو خون ہے وہ بچے کی غذا بھی بن جا تی ہے اور بچے کا
مصالحہ بھی بن جا تا ہے جس مصالحے سے وہ بنتا ہے تو بچے کا آپ اگر تجر یہ
کر یں تووہ ماں کے خون کے علاوہ بچے کی کو ئی حیثیت ہی نہیں ہے ماں کا جو
خون ہے وہ انتہا ئی گندی چیز ہے اس سیہ ہی بچے کی نشو ونما ہو تی ہے اب
وہ خون کمزور ہے اور اگر ماں کا ذہن الجھا ہو اہے پر یشان ہے ٹینشن ہے
ڈپلیشن ہے تو ظا ہر ہے اسی ٹینشن اور ڈپلیشن کی منا سبت سے ہی بچے کا
اس کے ا ند ر اس   جو گو شت پو ست ہے وہ بنے گا اور اسی ہی مناسبت سے
دنیا میں رہنے کی اس دنیا کو بر داش کر نے کی ساکت اور صلا حیت پید ا ہو
گئی اور جب ساکت اور صلا حیت نہیں ہو گی تو زندگی جو ہے بالکل کم ہو جا
ئے گی تو یہ جو بچے جو مر جا تے ہیں اس کی جو بنیاد ی وجہ جو ہے رو حانی
نقطہ نظرسے بچوں کی اپنی موت نہیں ہے بلکہ وہ والدین نے ان کو جو کچھ دیا
گو شت پو ست کے حساب سے خون کے حساب سے وہ اتنا کمزور رہا ہے کہ اس
نے اس دنیا کی فضا ء کو بر داش نہیں کیا مثلاً ایک بچہ پیدا ہو ااس کا دماغ اتنا
کمزور ہے کہ وہ زور کی بھی آواز کو ئی بو لتا ہے تو وہ ڈر جا تا ہے میںنے دیکھا
ہے بعض والدین کے بچے ایسے ہو تے ہیںکہ چھو ٹے بچے آٹھ دس دن کا بچہ اس
کے سامنے اخبار کھو لو تو اخبار کھولنے میں جو آواز ہو تی ہے بچے رو نے لگ جا تا
ہے اور بعض بچے ایسے ہو تے ہیں کہ ان وک کچھ بھی کر تے رہو ان کو احساس

نہیں ہو تا تو یہ جو والدین کی کمزوری اس بچے کے ا ندر منتقل ہو جا تی ہے
اور اس کمزوری کی بنیاد پر بچے کیا ندر اس فضا ء کو بر داش کر نے کی سکت
نہیں ہو تی جتنی سکتۃ بچے کے اندر ہو تی ہے اس سے زیادہ بچے کی عمر بڑھ
جا تی ہے اور جتنی ساکت بچے کے اندر کم ہو تی ہے اسی مناسبت سے بچے کی
عمر کم ہو جا تی ہے ۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ لا ئف اسکرین سے آپ واقف ہی نہیں ہیں لا ئف اسکر
ین اور ایک ہی بات میں سمجھ لیں تو یہ جو ہیں یہ جو ہیں مقداریں یہ کلو ریز
معنی مقداریں یہ مقداریں دو طر ح کی ہو تی ہیں ۔ایک مقداریں مادی مقداریں
جیسے میں نے آپ سے عرض کیا کہ بچے کو ماں کے پیٹ میں خون منتقل ہو تا ہے
حیض کا خون منتقل ہو تا ہے اور اسی خون سے اس کی ہر چیز بنتی ہے ہاتھ
پیر ناک کا ن اور یہ جو مقداریں ہیں یہ مادی مقداریں کہلا تی ہیں رو شنی کی
مقداریں کہلا تی ہیں اور یہ ایک لا ئف اسٹرین سے آرہی ہو تی ہیں اور یہ لا
ئف اسٹرین کا تعلق ہے روح سے ہے جس طر ح اس مادی جسم کو رو شنیاں
منتقل ہو رہی ہیں کلو ریز منتقل ہو رہی ہیں زندہ رہنے کے لئے حر کت کر نے
کے لئے اسی طر ح رو ح کو لا ئف اسٹرے منتقل ہو رہی ہیںلا ئف اسٹریس سے
مراد ہے انوار اور کلو ریز سے مراد ہے رو شنی یعنی رو ح سے انوار رو شنی
میں منتقل ہو کر جب ما دی وجد میں منتقل ہو تے ہیں یا روح کے انوار جب ما
دی مقداروں میں تبدیل ہو تے ہیں گو شت پو ست کے جسم میں منتقل ہو تے
ہیں اسے کہتے ہیں کلو ریز اور جب اللہ تعالیٰ کے امن سے اللہ تعالیٰ کے حکم
سے روح کو انوا ر کی مقدار منتقل ہو تی ہے تو اس کو کہتے ہیں لا ئف اسٹری
تو لا ئف اسٹری سے فا ئدہ اٹھا نے کے لئے ضروری ہے کہ ا نسان روح سے واقف
ہو جب تک انسان روح سے واقف نہیں ہو گا اس وقت تک وہ لا ئف اسٹریس
سے فا ئدہ نہیں اٹھا سکتا اور رو ح سے واقفیت جو دنیا وی سبق ہے وہ ایک ہی
ہے وہ یہ ہے کہ انسان خوش رہے خوش رہنے والا انسان جو ہے وہ روح سے
زیادہ سے زیا دہ قریب ہوجا تا ہے اور نا خوش رہنے والا انسان جو ہے اس کے
درمیان جب بہت بڑا اتنا فا صلہ اترنا فا صلہ ہو جا تا ہے اگر وہ کو شش اور
جدو جہد کر ے تو روح کو نہیں دیکھتا اب سوال یہ ہے کہ اس دنیا میں خوشی کا
تو کو ئی وجود ہی نہیں ہے تو جس طر ح آدمی خوشی سے دور ہو گیا ہے اسی
منا سبت سے وہ رو ح سے بھی دور ہو گیا ہے لا ئف اسٹریس سے واقف ہو نے
کے لئے انسان کے اندر خوشی اوراگر انسان کے اندر خوشی نہیں ہو تو و ہ لا ئف
اسٹریس سے واقف نہیں ہو سکتے اسی طر ح جو دو سری مقداریں ہیں جو
وجود کو منتقل ہو تی ہیں یا یا عورت سے اوراح کو منتقل ہو تی ہیں جو گو
شت پو ست کے جسم کو منتقل ہو تی ہیں اس میں بھی خوشی ایک مصالحہ
ہے ایک خوش رہنے والا جو آدمی ہے اس کی صحت ہمیشہ اچھی رہتی ہے ایک
نا خوش رہنے والا آدمی جس کی صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے کو ئی آدمی جو
نا خوش رہتا ہے یعنی اس کے دماغ پر بو جھ ہو تا ہے پر یشانی ہو تی ہے اسے

نیند نہیں آتی اس کا معدہ بھی خراب ہو جا تا ہے۔ اس کی ساخت بھی بعض
اوقات خراب ہو جا تی ہے۔ بس جو ڑو ں میں درد یہ درد وہ درد اگر ایک آدمی
ہلکا پھلکا ہے۔ خوش رہتا ہے۔ اور اگرایک آدمی کا مسائل میں انہماک اتنا ہو تا
ہے کہ اس نے سب کو مادی کو ہی سمجھ لیا ہے۔ تو وہ خو ش رہتا ہے۔
اورخوشی کے ساتھ ساتھ اس کا رخ روح کی طر ف بھی ہو جا تا ہے۔ اس کی
اپنی صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ اور دو سروں کو بھی خوش رہتے ہیں اور نا
خوش آدمی خود بھی نا خوش رہتا ہے۔ اور دو سرں کو بھی نا خوش رکھتا ہے۔ اور
روح سے بھی دور ہو جا تا ہے۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 73

Track 3

Time 10:41

۳۔پیرو مر شد کس طرح روحانی باپ ہو تے ہیں ؟

پہلی بات تو یہ سمجھنے کی ہے۔ کہ اس میں بہت سارے لوگوں کو مغالتہ ہے۔
مثلاً ایک پو را گروپ ایسا ہے۔ کہ وہ پیرو مر شد کو نہیں ما نتا وہ کہتا ہے۔
سب شرک ہے۔ بڑے پیر صاحب کو بھی وہ تو کہتے ہیں جی جو کچھ ہے۔ وہ اللہ
ہے۔ اللہ سے ما نگو نہ کسی پیر کی ضرورت ہے۔ نہ استاد کا اب سوال یہ ہے۔ کہ
آذان ہو تی ہے۔ بہت سے لوگ نماز پڑھتے ہیں کہ جب محمد پر وسیلہ ہربھئی
جب وسیلہ ہی حضور کا نہیں ہے۔ وہ کہتے کا کیا ضرورت ہے۔ پھر اس کی دو
سری بات یہ ہے۔ یہ کا ئناتی نظام جو ہے۔ یہ لا دنیا کا نظام ہے۔ ...اب بھی فر د
بغیر وسیلہ کے نہ زندہ رہ سکتا ہے۔ نہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ہماری مجبوری ہے۔ کہ
والدین ہماری پیدا ئش کا ذریعہ بنے ، ہماری مجبوری ہے۔ کہ والدین ہماری
نشوونما کا ذریعہ بنے ،ماں ہمیں دودھ پلا ئے باپ جا کے محنت مزدوری کر کے رو
ٹی کھلا ئے پلا ئیپھر اگر ہم آدم سے انسان ب بننا چا ہتے ہیں کہ ہمادی مجبوری
یہ ہے۔ کہ ہم کسی آدمی کو اپنا استاد بنا ئے علم حاصل کر یں تعلیم کے لئے
وسیلہ نہیں ہو گا تو آدمی تعلیم ہی نہیں حاصل کر سکتا وہ بھنس کا بھنس
رہے گا بھنس اور آدمی میں کیا فر ق ہے۔ علم کا فر ق ہےیااسی صورت سے جینے
کا بھی ایک وسیلہ ہے۔ پا نی بھی ایک وسیلہ ہے، ہواوسیلہ ہے،آکسیجن وسیلہ
ہے، سورج وسیلہ ہے،چاند وسیلہ ہے۔ اب بغیر وسیلہ کے تو آپ ایک سیکنڈ کے
ہزاروں وسیلے ایک سسٹم اللہ تعالیٰ نے بنایا پھر اب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے
تعارف کا وسیلہ قائم کیا تو اس میں بھی پیغمبروں کو وسیلہ بنا دیا ایک لاکھ چو
بیس ہزار پیغمبر ہو ئے یعنی اپنی فروخت کا ذریعہ بنا دیا اب اللہ تعالیٰ یہ بھی

فر ما تے تھے کہ آسمان ہیں اب یہ نہیں ہوا کہ آسمان میں چھید کر رہا ہوں
مجھے۔تو یہ وسیلہ کو ہے اس کے بغیر آدمی زندہ ہی نہیں رہ سکتا مر نے کا
وسیلہ آدمی ملک الموت آئے گا تو مر ے گے نے ملک الموت وسیلہ ہوگیا مر نے کا
تو اب یہ جو ہماری زندگی ہے یہ سب وسائل کی محتاج ہے وسیلہ کی محتاج
ہے اب جو ہمیں ہماری جو شنا خت ہے ہماری جو پہچان ہے وہی ہمارا جسم
ہے گو شت پو ست کا جسم مطلب یہ ہے تو اس گو شت پوستہ کی تو کو ئی
حیثیت ہی نہیں ہے جب آدمی مر جا تا ہے تو ہا تھ بھی پیر بھی ہے جسم ہی بے
کار ہے پھر او ر مزید غور کر تے ہیں تو بچہ آپ کا بچہ پیدا ہوا دو دن کا اور
ہے ،تین دن کا اور ہے ،دس دن کا اور ہے سو دن کا اور ہے نہیں جوبچہ کا اپنا
جسم ہے تو اس طر ح ہو تا ہے اس جو وسیلہ کے بغیر تلاش ہی نہیں کر سکتے
تو یہ جو جسم جو ہے یہ کسی وسیلہ پر چل رہا ہے یعنی روح نے ایک وسیلہ بنا
یا ہے اس جسم کو اپنے آپ کو ظا ہر کر نے کے لئے یا روح ایک روح بنا یا ہے ظا
ہر کر نے کے لئے جس کو اپ گو شت پو ست کا جسم کہتے ہیں تو اصل جو ہے
وہ روح ہے اگر روح کے ساتھ آپ کا رشتہ جو ہے وہ قائم ہو جا ئے تو رو ح کو پتا
چل جا تا ہے اور روح ایک حر کت کرک تی ہے آپ نے سنا ہو گا ایک ماں اگر خدا
نخواستہ اس بچہ کے ساتھ کہیں کو ئی حادثہ پیش آنے والاہو تا ہے تو ماں کا دل
جو ہے وہ تیز دھڑکنے لگتا ہے بے قرا ر ہو تی ہے بے چین ہو تی ہے کچھ پتا نہیں
لگتا بعد میں پتا چلتا ہے کہ بچہ کے لگ گئی ہے یا اکسرنٹ سے مر تے مر تے بچا
ہے بچہ میرا میں نے یہ دیکھا ہے اگر ماں کسی جگہ گئی ہو ئی ہے تو اورگھر
میں بچہ کو چھوڑ گئی تو بچہ رو رہا ہے بھوک کے مارے اور ماں نہیں پہنچ سکے
اور میں نے دیکھا کہ دودھ اور ماں بے قرار ہو گئی بچہ کے پا س پہنچی کہ میرا
بچہ بھوکا ہے اب یہ کیا یہ بھی ایک رو حانیت تو میںنے پو چھا کہ صاحب ایسا ہوتا
ہے تو وہ کہنے لگے ہاں ایسا ہو تا ہے اگر بچہ زیادہ بھو کا ہو اور بچہ رو ئے تو
بچہ کا سینہ بھر کے دودھ ٹپکنے شروع ہو جا تا ہے یہ کیا یہ بھی ایک رو حانی
عمل ہے تو جب ایک آن روح سے روح کا تعلق قائم ہےاور روح روح سے متا ثر ہو
تی ہے اگر کو ئی بندہ کسی بھی اسٹیٹ میں روحانی سے واقف ہے توظا ہر ہے
اس مرشد کو پتا چل جا ئے گا اب اگر کو ئی مرید پر یشان ہے یا شا گر د تو اس
کی پر یشانی اثر بالکل اس کے دل پر اس طر ح ہو تا جس طر ح ماں کے دل پر
ہو تا ہے تو جب وہ دل پر یشان ہو تا ہے تو وہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ اس
بندہ کا مجھے بار بار خیال آرہا ہے اس کی محفوظ رکھنا ۔ اختتام